عجائب الفقہ

مولانا جلال الدین امجدی

۱۔ وہ کون سا مستحب ہے جو فرض سے افضل ہے؟

۲۔ وہ کون سی سنت ہے جو فرض سے افضل ہے؟

۳۔ وہ کون سی سنت ہے جو واجب سے افضل ہے؟

۴۔ وہ کون سا مستحب ہے جو واجب سے افضل ہے؟

۵۔ وہ کون سی چوری ہے کہ لاکھوں روپے کا مال چرالے مگر شریعت ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیگی؟

۶۔ کس صورت میں دوسرے کی زمین کو زبردستی لینے کا حکم ہے؟

۷۔ لڑکے کو احتلام نہیں ہوا اور نہ وہ پندرہ سال کا ہے مگر بالغ ہے۔ اس کی صورت کیا ہے؟

۸۔ لڑکی کو احتلام نہ ہوا اور نہ اسے حیض آیا اور نہ وہ پندرہ سال کی ہے مگر بالغہ ہے اس کی صورت کیا ہے؟

۹۔ وہ کون لوگ ہیں کہ جن کو کبھی احتلام نہیں ہوا؟

۱۰۔ ایک شخص نے اپنی حلال کمائی سے خالصتاً لوجہ اللہ مسجد و مدرسہ بنایا ان پر دکانیں وقف کیں اور اپنے ماں باپ کے مرنے پر غرباء و مساکین کو کھانا کھلایا، کپڑا پہنایا، اور ہر سال محرم، ربیع الاوّل اور ربیع الآخر میں کئی کئی دیگیں پلاؤ و بریانی پکا کر لوگوں کو کھلاتا اور بانٹتا ہے مگر ان کاموں پر ثواب ملنے کی امید نہیں۔ اس کی صورت کیا ہے؟

۱۱۔ گناہوں سے باز رہنے پر کس صورت میں ثواب پائے گا اور کب نہیں پائے گا؟

۱۲۔ کس صورت میں قرآن شریف پڑھنے والا گنہگار ہوگا؟

۱۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک جتنی عبادتیں ہمارے لئے مشروع ہوئی ہیں ان میں سے کون سی عبادت جنت میں رہے گی؟

۱۴۔ کس صورت میں داڑھی منڈانا مستحب ہے؟

۱۵۔ وہ کون سی کتاب ہے کہ پڑھنے سے افضل اس کا سننا ہے؟

لا اجتہاد عند ظہور النص ☆ نص کی موجودگی میں اجتہاد جائز نہیں

۱۶۔ کس صورت میں اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا واجب ہے؟

۱۷۔ کس صورت میں اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا واجب نہیں؟

۱۸۔ کتنے جانور جنت میں جائیں گے؟

۱۹۔ امانت دار امانت کے ہلاک ہونے پر کس صورت میں ذمہ دار ہوتا ہے؟

۲۰۔ مسلمان خمر و خنزیر کا مالک ہو۔ اس کی صورت کیا ہے؟

۲۱۔ وہ کون سا وکیل ہے جو مؤکل کی اجازت کے بغیر دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے؟

۲۲۔ وہ کون شخص ہے جو اپنے معاملہ کا دوسرے کو وکیل نہیں بنا سکتا ہے؟

۲۳۔ وکیل کو ہر چیز کا اختیار دینے کے باوجود اسے کس چیز کا اختیار نہیں ہوتا؟

۲۴۔ باپ کا مال چرانے سے بیٹے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اس کی صورت کیا ہے؟

۲۵۔ وہ کون سا مرتد ہے جو قتل نہیں کیا جائے گا؟

۲۶۔ کس چیز کو عاریت پر لینے والا کس صورت میں واپس دینے سے انکار کر سکتا ہے؟

۲۷۔ کس صورت میں ایک چیز ضائع کرنے پر دو چیز دینی پڑے گی؟

۲۸۔ دوسرے کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر ذبح کر دیا مگر معاوضہ نہیں دینا پڑے گا۔ اس کی صورت کیا ہے؟

جوابات

۱۔ نماز کا وقت ہونے سے پہلے وضو بنانا ایسا مستحب ہے جو وقت ہونے کے بعد فرض وضو سے افضل ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر، ص ۱۵۷ میں ہے: **الوضوء قبل الوقت مندوب افضل من الوضوء بعد الوقت وهو الفرض۔**

۲۔ مسافر کا ماہِ رمضان میں روزہ رکھنا ایسی سنت ہے جو مقیم کے فرض روزے سے افضل ہے۔ اسی طرح جمعہ کی نماز کے لئے اذان سے پہلے جانا ایسی سنت ہے جو اذان کے بعد جانے کے فرض سے افضل ہے جیسا کہ شامی جلد اوّل، صفحہ ۸۵ میں ہے: **صوم المسافر فی رمضان فانه اشق من صوم المقیم فهو افضل مع انه سنة و کالتبکیر الٰی صلاة الجمعة**

فانه افضل من الذهاب بعد النداء مع انه سنة و الثانی فرض۔

۳۔ سلام میں پہل کرنا ایسی سنت ہے جو واجب یعنی سلام کے جواب سے افضل ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: الابتداء بالسلام سنة افضل من رده الجواب۔ (الاشباہ والنظائر، صفحہ ۱۵۷)۔

۴۔ جتنی رقم واجب ہو اس سے زیادہ دینا ایسا مستحب ہے جو واجب سے افضل ہے۔ اسی طرح ایک قربانی واجب ہو تو اس سے زیادہ کرنا ایسا مستحب ہے جو واجب سے افضل ہے جیسا کہ ردالمحتار، جلد اوّل، ص ۸۵ میں ہے: من وجب علیه درهم فدفع درهمین (ای افضل) او وجب علیه اضحیة فضحی بشاتین (ای افضل)۔

۵۔ مسجد کا مال اگرچہ لاکھوں روپے کا چرا لے شریعت ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دے گی جیسا کہ ملفوظات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حصہ دوم مطبوعہ لاہور، ص ۸۹ میں ہے کہ ''مسجد کی کوئی شیء لاکھ روپے کی چرالے شریعت ہاتھ نہ کاٹے گی بلکہ سزائے تازیانہ کا حکم ہے۔''

۶۔ جبکہ نمازیوں سے مسجد تنگ ہوگئی اور مسجد کے پہلو میں کسی کی زمین ہو تو اسے واجبی قیمت دے کر زمین کو زبردستی لینے کا حکم ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم مصری، ص ۳۵۶ میں ہے: لو ضاق المسجد علی الناس و بجنبه ارض لرجل تؤخذ ارضه بالقیمة کرهًا کذافی فتاویٰ قاضیخان۔ اور درمختار مع شامی جلد سوم، ص ۳۸۴ میں ہے: تؤخذ ارض و دار و حانوت بجنب مسجد ضاق علی الناس بالقیمة کرهًا درر و عمادیه۔

۷۔ لڑکے کو احتلام نہیں ہوا اور نہ وہ پندرہ سال کا ہے مگر اس کی ہم بستری سے عورت حاملہ ہوگئی تو اس صورت میں وہ بالغ ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری، جلد پنجم، صفحہ ۵۴ میں ہے: بلوغ الغلام بالاحتلام او الاحبال او الانزال۔

۸۔ لڑکی کو نہ احتلام ہوا نہ اسے حیض آیا اور نہ وہ پندرہ سال کی ہے مگر اسے حمل قرار پا گیا تو اس صورت میں وہ بالغہ ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری، جلد پنجم، صفحہ ۵۴ میں ہے: بلوغ الجاریة بالاحتلام او الحیض او الحمل کذا فی المختار۔

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید) ☆☆☆

۹۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کبھی احتلام نہیں ہوتا وہ اس سے پاک و منزہ ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: ما احتلم نبی قط و انما الاحتلام من الشیطان یعنی کسی نبی کو کبھی احتلام نہیں ہوا اور احتلام شیطان ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۷۸)

۱۰۔ شخص مذکور مالک نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ نہیں دیتا اس لئے ان کاموں پر ثواب ملنے کی امید نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: ''اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے، سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے۔'' یہ شیطان کا بڑا دھوکا ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے نادان سمجھتا ہے کہ نیک کام کر رہا ہوں اور نہ جانا کہ نفل بے فرض نرے دھوکا کی ٹٹی ہے تو اس کے قبول کی امید مفقود اور زکوٰۃ کے ترک کا عذاب گردن پر موجود لاجرم حدیث شریف میں ہے: لما حضر ابابکرن الموت دعا عمر فقال اتق اللہ یاعمر واعلم ان لہ عملا بانھار لایقبلہ باللیل و عملاً باللیل لایقبلہ بالنھار واعلم انہ لا یقبل نافلۃ حتی تؤدی الفریضۃ۔ یعنی جب خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا۔ اے عمر! اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انھیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں ہیں کہ انھیں دن میں کرو تو قبول نہ ہوں گے اور خبردار ہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کر لیا جائے۔ رواہ الامام الجلیل الجلال السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ عیہ فی الجامعہ الکبیر۔

حضور پرُنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں کیا کیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لئے ارشاد فرمائی ہیں، جو فرض چھوڑ کر نفل بجا لائے۔ فرماتے ہیں اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے بلائے یہ وہاں تو حاضر نہ ہوا اور اس کے غلام کی خدمتگاری میں موجود رہے۔ پھر حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس کی مثال نقل فرمائی کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کا حال اس

فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب (سنن ابو داود و ترمذی)

عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچہ ہونے کے دن قریب آئے حمل ساقط ہو گیا اب نہ وہ حاملہ ہے نہ بچہ والی۔ یعنی جب پورے دنوں پر حمل ساقط ہوا تو محنت پوری اُٹھائی اور نتیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا ثمرہ خود موجود تھا حمل باقی رہتا تو آگے امید لگی تھی اب نہ حمل نہ بچہ نہ امید نہ ثمرہ اور تکلیف وہی جھیلی جو بچہ والی کو ہوتی ہے۔ ایسے ہی اس نفلی خیرات کرنے والے کے پاس سے روپیہ تو اُٹھا مگر جبکہ فرض چھوڑا یہ نفل بھی قبول نہ ہوا تو خرچ کا خرچ ہوا اور حاصل کچھ نہیں۔

اسی کتاب مبارک میں حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: **فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منہ واھبن** یعنی فرض چھوڑ کر سنت ونفل میں مشغول ہوگا یہ قبول نہ ہوں گے اور ذلیل کیا جائے گا۔

بالجملہ اس شخص نے آج تک جس قدر خیرات کی، مسجد و مدرسہ بنایا اور دکانیں وقف کیں یہ سب امور صحیح و لازم تو ہو گئے کہ اب نہ دی ہوئی خیرات فقیر سے واپس کر سکتا ہے نہ کئے وقف کو پھیر لینے کا اختیار رکھتا ہے کہ وقف بعد تمامی لازمی وحتمی ہو جاتا ہے جس کے ابطال کا ہرگز اختیار نہیں رہتا۔

مگر بایں ہمہ جب تک زکوٰۃ پوری پوری نہ ادا کر دے ان افعال پر امید ثواب وقبول نہیں کہ کسی فعل کا صحیح ہو جانا اور بات ہے اور اس پر ثواب ملنا مقبول بارگاہ ہونا اور بات ہے مثلاً اگر کوئی شخص دکھاوے کے لئے نماز پڑھے نماز صحیح تو ہو گئی فرض اتر گیا پر نہ قبول ہوگی نہ ثواب پائے گا بلکہ اُلٹا گنہگار ہوگا۔ یہی حال اس شخص کا ہے۔ **انتھی کلام الامام ملحظًا۔**

(فتاویٰ رضویہ، جلد چہارم، ص ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸)

۱۱۔ جبکہ نفس کسی گناہ پر ابھارے اور بندہ اس کے کرنے پر قادر ہو مگر خدائے تعالیٰ کے خوف کے سبب گناہ سے باز رہے تو اس صورت میں ثواب پائے گا اور اگر گناہ کرنے پر قادر نہ ہو یا لوگوں کے خوف کے سبب گناہوں سے باز رہے تو ان صورتوں میں ثواب نہیں پائے گا۔

الاشباہ والنظائر، ص ۲۶ میں ہے: **ان تدعوہ النفس الیہ فادر اعلی فعلہ فیکف نفسہ عنہ خوفا من ربہ فھو مثاب والافلا ثواب علی ترکہ فلا یثاب علی ترک الزنا وھو یصلی ولایثاب العنبن علی ترک الزنا ولا الاعمٰی علی ترک النظر المحرم۔**

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود وترمذی)

۱۲۔ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے قرآنِ مجید پڑھنا جائز نہیں۔ لوگ نہ سنیں گے تو پڑھنے والا گنہگار ہوگا۔ اگرچہ کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو۔ (بہارِ شریعت، ج ۳، ص ۱۰۲، بحوالہ غنیّۃ)

۱۳۔ جتنی عبادتیں اب تک ہمارے لئے مشروع ہوئی ہیں ان میں سے دو عبادتیں ایمان اور نکاح جنت میں بھی رہیں گی جیسا کہ الاشباہ والنظائر، ص ۱۷۷ میں ہے: **لیس لنا عبادة شرعت من عند ادم الی الأن ثم تستمر فی الجنة الا الایمان والنکاح۔**

۱۴۔ جبکہ عورت کو داڑھی نکلے تو اسے منڈانا مستحب ہے۔ (اعفاء اللحی بحوالۂ ردالمحتار) اور الاشباہ والنظائر، ص ۳۲۳ میں ہے: **بسن حلق لحیتها۔**

۱۵۔ وہ کتاب قرآنِ مجید ہے پڑھنے سے اس کا سننا افضل ہے اس لئے کہ خارج نماز قرآنِ مجید پڑھنا فرض نہیں مگر سننا فرض ہے اور فرض غیر فرض سے افضل ہوتا ہے۔ سورۂ اعراف میں ہے: **و اذا قرئ القراٰن فاستمعوا له و انصتوا لعلکم ترحمون** (پ ۹، ع ۱۴) اور حضرت علامہ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں **استماع القراٰن افضل من تلاوته وکذا من الاشتغال بالتطوع لانه لفع فرضاً والفرض افضل من النفل۔**

(غنیۃ، ص ۴۶۵)

۱۶۔ اگر غالب گمان ہو کہ نصیحت قبول کر لیں گے اور برائی سے رک جائیں گے تو اس صورت میں اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا واجب ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری، جلد پنجم مصری، ص ۳۰۹ میں ہے: **ان الامر بالمعروف علی وجوہ ان کان یعلم باکبر رائه انه لو امر بالمعروف یقبلون ذلک منه ویمتنعون عن المنکر فالامر واجب علیه۔**

۱۷۔ جبکہ غالب گمان ہو کہ نصیحت کرنے پر لوگ برا بھلا کہیں گے یا مار پیٹ کریں گے یا جانتا ہے کہ برا بھلا تو نہ کہیں گے مگر نصیحت قبول نہ کریں گے تو ان صورتوں میں اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا واجب نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد پنجم مصری، ص ۳۰۹)

۱۸۔ پانچ جانور جنت میں جائیں گے۔ (۱) اصحابِ کہف کا کتا (۲) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا مینڈھا (۳) حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی (۴) حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا (۵)

☆ فرض وہ فعل ہے جسے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہو اور جسے جان بوجھ کر ترک کرنا سخت گناہ ہے ☆

سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا براق جیسا کہ الاشباہ والنظائر، ص ۳۸۲ پر مستطرف سے ہے: ليس من الحيوان من يدخل الجنة الا خمسة كلب اصحاب الكهف، و كبش اسمٰعيل و ناقة صالح و حمار عزير و براق النبی صلى الله عليه وسلم۔

۱۹۔ مالک کے مانگنے پر اگر امانت دار نے قدرت کے باوجود امانت کے مال کو واپس نہ کیا یا امانت دار نے اپنے مال کے ساتھ امانت کے مال کو اس طرح ملا لیا کہ ان کے درمیان کوئی تمیز نہیں رہ گئی تو ان صورتوں میں امانت دار امانت کے ہلاک ہونے پر ذمہ دار ہوگا جیسا کہ ہدایہ جلد سوم، ص ۲۵۷ میں ہے: ان طلبها صاحبها فمنعها وهو بقدر علیٰ تسليمها ضمنها. و ان خلطها المودع بماله حتى لا يتميز ضمنها۔

۲۰۔ کوئی کافر جس کی ملکیت میں خمر و خنزیر تھے وہ مسلمان ہوگیا پھر خمر کو سرکہ بنانے یا پھینکنے سے پہلے اور خنزیر کو چھوڑ کر بھگانے سے پہلے وہ مر گیا اور اس کا وارث مسلمان تھا تو اس صورت میں مسلمان خمر و خنزیر کا مالک ہو جائے گا جیسا کہ کفایہ مع فتح القدیر، جلد ششم، ص ۵۷ میں ہے: اسلم النصرانی وله خنازير و خمور ومات قبل تسبيب الخنازير و تخليل الخمر و له وارث مسلم يملكها۔

۲۱۔ زکوٰۃ کے ادا کرنے کے وکیل کو جائز ہے کہ وہ بلا اجازت مؤکل دوسرے کو وکیل بنا دے جیسا کہ ردالمحتار، جلد دوم، ص ۱۲ میں ہے: للوكيل بدفع الزكاة ان يؤكل غيره بلا اذن بحر عن الخانية۔

۲۲۔ پاگل اور ناسمجھ بچہ اپنے کسی معاملے کا دوسرے کو وکیل نہیں بنا سکتا اور سمجھ والا بچہ بھی اپنے اس معاملے کا کسی کو وکیل نہیں بنا سکتا کہ جس کو وہ خود نہیں کر سکتا جیسے بیوی کو طلاق دینا، ہبہ کرنا اور صدقہ دینا وغیرہ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری، جلد سوم، ص ۴۳۷ میں ہے: لايصح التوكلي من المجنون والصّبی الذی لا يعقل اصلاً وكذا من الصّبی العاقل بمالا يملكه بنفسه كالطلاق والعناق والهبة والصدقة ونحوها من التصرفات اضارة المحضة۔

۲۳۔ وکیل کو ہر چیز کا اختیار دینے کے باوجود اسے مؤکل کی بیوی کو طلاق دینے، اس کے غلام کو آزاد کرنے اور اس کی جائیداد کو وقف کرنے کا اختیار نہیں ہوتا جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم

مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: الوکیل اذا انت وکالته عامة مطلقة ملک کل شیء الا طلاق الزوجة وعتق العبد ووقف البیت۔ (الاشباہ والنظائر، ص ۲۵۱)۔

۲۴۔ جبکہ رضاعی باپ کا مال چرائے تو اس صورت میں بیٹے کا ہاتھ کاٹا جائے گا جیسا کہ الاشباہ والنظائر، ص ۳۹۸ میں ہے: ای رجل سرق من مال ابیه وقطع؟ فقل ان کان من الرضاعة۔

۲۵۔ جو کسی کی اتباع میں مسلمان قرار دیا گیا ہو وہ اگر مرتد ہو جائے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ای مرتد لا یقتل؟ فقل من کان اسلامه تبعاً۔ (الاشباہ والنظائر، ص ۳۹۸)

۲۶۔ جبکہ عاریت پر دینے والا اپنی چیز کو ایسے وقت میں طلب کرے کہ عاریت پر لینے والے کا نقصان ظاہر ہو تو ایسے وقت میں وہ واپس دینے سے انکار کر سکتا ہے مثلاً کشتی کو عاریت پر دینے والا بیچ سمندر میں اپنی کشتی طلب کرے تو لینے والا واپس دینے سے انکار کر سکتا ہے۔ الاشباہ والنظائر، ص ۴۰۱ میں ہے: ای مستعیر ملک المنع بعد الطلب؟ فقل اذا طلب السفینة فی لجة البحر۔

۲۷۔ جبکہ ایک پاؤں کا موزہ ضائع کرے تو اس صورت میں دونوں پاؤں کا موزہ دینا پڑے گا۔ الاشباہ والنظائر، ص ۴۰۱ میں ہے: ای رجل استھلک شیئًا فلزمه شیئان؟ فقل اذا استھلک احد زوجی خف۔

۲۸۔ جبکہ قربانی کے جانور کو اس کے ایام میں ذبح کر دیا۔ یا قصاب نے جس جانور کو ذبح کے لئے باندھا اس کو ذبح کر دیا تو ان صورتوں میں اجازت کے بغیر ذبح کر دینے سے معاوضہ نہیں دینا پڑے گا۔ الاشباہ والنظائر، ص ۴۰۲ میں ہے: ای رجل ذبح شاة غیر متعدیا ولم یضمن؟ فقل شاة الاضحیة فی ایامها او قصاب شدها للذبح۔

قیام پاکستان کے بعد .... پاکستانی سنی علماء کی فقہی خدمات کا مفصل جائزہ
دار العلوم نعیمیہ کراچی کے فاضل نوجوان جناب مولانا محمد عادل قادری کا
ایک تحقیقی مقالہ ☆ انشاء اللہ ☆ عنقریب منظر عام پر